49006 ـ تين مسجدوں كے علاوہ كہيں اعتكاف نہيں ہے

سوال

ميں نے ايك حديث سنى ہے كہ: مسجد حرام، اورمسجد نبوي اور مسجد اقصى كے علاوہ كہيں اعتكاف كرنا صحيح نہيں " تو كيا يہ حديث صحيح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

جس حديث كى طرف سائل نےاشارہ كيا ہے اسے امام بيہقى رحمہ اللہ تعالى نے حذيفہ رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے، انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما كو كہا: ميں نے ان لوگوں كے پاس سے گزرا جو آپ اور ابو موسى رضى اللہ تعالى عنہ كے گھر كے مابين (مسجد ميں) اعتكاف كيے ہوئے تھے، اور مجھے علم تھا كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا ہے:

" تين مساجد كے علاوہ اعتكاف نہيں ہے: مسجد حرام "

تو عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے: لگتا ہے آپ بھول گئے ہيں اور انہوں نے ياد ركھا، اور تو غلط ہے، اور وہ صحيح ہيں.

سنن بيہقى (4 / 315) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اس حديث كو السلسلۃ الاحاديث الصحيحۃ (2876) ميں صحيح كہا ہے.

دوم:

اور اس مسئلہ كے حكم ميں جمہور علماء كرام كا مسلك يہ ہے كہ اعتكاف كے ليے ان تين مسجدوں ميں سے ايك ميں اعتكاف كرنا شرط نہيں اور انہوں نے مندرجہ ذيل فرمان بارى تعالى سے استدلال كيا ہے:

فرمان بارى تعالى ہے:

اور تم ان سے مباشرت نہ كرو اس حال ميں كہ تم مساجد ميں اعتكاف كيے ہوئے ہو البقرة (187).

اور اس آيت ميں مساجد كا لفظ عام ہے جو كہ ہر مسجد كو شامل ہے ليكن جس پر دليل مل جائے كہ اس مسجد ميں اعتكاف كرنا صحيح نہيں، مثلا وہ مسجد جس ميں نماز باجماعت نہيں ہوتى، جبكہ اعتكاف كرنے والے پر نماز باجماعت فرض ہو.

مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (48985) كے جواب كا مطالعہ كريں.

اور امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے آيت كے عموم سے استدل كى طرف اشارہ كرتے ہوئے كہا ہے:

آخرى عشرہ ميں سب مساجد ميں اعتكاف كرنے كا باب كيونكہ فرمان بارى تعالى ہے:

اور تم ان عورتوں سے مباشرت نہ كرو كہ تم مسجدوں ميں اعتكاف كيے ہوئے ہو، يہ اللہ تعالى كى حدود ہيں ان كے قريب بھى نہ جاؤ، اسى طرح اللہ تعالى اپنى آيات لوگوں كے ليے بيان كرتا ہے تا كہ وہ متقى بن جائيں اھـ

اور آج تك مسلمان اپنے ملك كى مساجد ميں اعتكاف كرتے چلے آئے ہيں، جيسا كہ امام طحاوى رحمہ اللہ تعالى نے " مشكل الآثار " ميں ذكر كيا ہے.

ديكھيں: مشكل الآثار (4 / 205).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے مندرجہ ذيل سوال دريافت كيا گيا:

تينوں مساجد: مسجد حرام، مسجد نبوي، اور مسجد اقصى ميں اعتكاف كرنے كا حكم كيا ہے، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

تينوں مساجد: مسجد حرام، مسجد نبوى، اور مسجد اقصى كے علاوہ باقى مساجد ميں بھى اعتكاف كے وقت ميں اعتكاف كرنا مشروع ہے، اور يہ صرف تين مساجد كے ساتھ خاص نہيں، بلكہ ان تين مساجد ميں اور ان كے علاوہ باقى دوسرى مساجد ميں بھى اعتكاف ہو سكتا ہے، يہ سب مسلمان آئمہ كرام جن كے مسلك كى اتباع كى جاتى ہے كا

مسلك ہے، مثلا امام احمد، امام شافعی، امام مالك، اور امام ابو حنيفہ وغيرہ رحمہم اللہ جميعا.

كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور تم ان عورتوں سے مسجدوں ميں اعتكاف كرنے كى حالت ميں مباشرت نہ كرو، يہ اللہ تعالى كى حدود ہيں ان كے قريب بھى نہ جاؤ، اللہ تعالى اسى طرح اپنى آيات لوگوں كے ليے بيان كرتا ہے تا كہ وہ متقى بن جائيں.

اور مساجد كا لفظ عام ہے جو زمين ميں سب مساجد كے ليے ہے، اور يہ جملہ روزوں كى آيات كے آخر ميں بيان ہوا ہے جس كا حكم سارى زمين پورى امت كو شامل ہے، اور جسے روزے ركھنے كا خطاب ہے وہ لوگ اس خطاب ميں بھى شامل ہيں، اسى ليے سياق اور خطاب ميں متحد يہ احكام اس فرمان كے ساتھ ختم ہوئے ہيں:

يہ اللہ تعالى كى حدود ہيں، لہذا ان كے قريب بھى نہ جاؤ، اسى طرح اللہ تعالى لوگوں كے ليے اپنى آيات بيان كرتا ہے تا كہ وہ متقى بن جائيں.

اور بہت بعيد ہے كہ اللہ تعالى امت كو ايسے خطاب سے مخاطب ہو جس ميں امت كے بہت قليل سے لوگ شامل ہوں، اور رہى حذيفہ بن يمان رضى اللہ تعالى عنہ والى حديث:

" تين مساجد كے علاوہ اعتكاف نہيں "

تو اگر يہ قدح و جرح سے سليم رہے تو يہ نفى كمال كے ليے ہے، يعنى سب سے زيادہ كامل اعتكاف وہ ہے جو ان تين مساجد ميں ہو، اور يہ ان مساجد كےشرف اور فضل كى بنا پر ہے، اور اس طرح كى تركيب بہت زيادہ ہے ميرى مراد يہ ہے كہ بعض اوقات اس سے نفى كمال مراد ہوتى ہے، نہ كہ حقيقت اور صحت كى نفى - مثلا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" كھانے كى موجودگى ميں نماز نہيں ہوتى " اور اس طرح كى دوسرى احاديث.

اور اس ميں كوئى شك نہيں نفى ميں اصل چيز تو حقيقت شرعيہ يا حقيقت حسى كى نفى ہے، ليكن اگر اس كو منع كرنے والى كوئى دليل پائى جائے تو اسے لينا متعين ہو گا، جيسا كہ حذيفہ رضى اللہ تعالى عنہ كى حديث ميں ہے، يہ اس وقت ہے جب يہ جرح وقدح سے سليم مانى جائے. واللہ اعلم. اھ

ديكھيں: فتاوى الصيام صفحہ نمبر (493).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

" تین مساجد کے علاوہ کہیں اعتکاف نہیں " کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

اور اگر یہ حدیث صحیح ہو تو کیا اس کا معنی یہ ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ کہیں اعتکاف نہیں ہو سکتا ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

ان تین مساجد کے علاوہ دوسری مساجد میں بھی اعتکاف صحیح ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس مسجد میں نماز باجماعت ادا کی جاتی ہو، اور اگر اس مسجد میں نماز باجماعت ادا نہیں ہوتی تو اس میں اعتکاف کرنا صحیح نہیں لیکن اگر کوئی شخص ان تین مساجد میں اعتکاف کرنے کی نذر مانے تو اسے نذر پوری کرنے کے لیے اس میں اعتکاف کرنا لازم ہو گا" اھ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (15 / 444).

واللہ اعلم .